www.bytesforall.pk

مارچ 2022

پاکستان میں یکساں ویکسین کے متفرق اثرات

جائزہ

یہ تحقیق کا دوسرا بلیٹن ہے، جو بائیٹس فار آل اور منیارٹی رائٹس گرووپس کی جانب سے کرائی گئی جس کا مقصد مختلف نسلی، مذہبی اور لسانی طبقے میں کوڈ 19 ویکسین پر پاکستان میں اعتماد اور رسائی سے متعلق آن لائن شئیرنگ کو سمجھنا ہے۔ اس مقصد کے لئے سوشل میڈیا مانیٹرنگ کے سافٹ ویئر پیکج: برانڈواچ اور کراوڈ ٹینگل کے ذریعے آن لائن شئیر ہونے والے کوڈ 19 سے متعلق مواد حاصل اور اس کا تجزیہ کیا گیا۔ کچھ غریب اور پسماندہ طبقات میں سوشل میڈیا کے جزوی اثر نے سوشل میڈیا پر کئی رخ اختیار کیے۔ان مختلف پہلوؤں کے جائزے کے لئے بائٹس فار آل کی جانب سے مذہبی اور اقلیتی برادریوں میں ویکسین سے متعلق اعتماد یا خوف کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان کے مختلف علاقوں سے زمینی مواد اکٹھا کیا گیا جو شہری صحافتی نیٹ ورک کے ذریعے لیا گیاہے۔

طریقہ کار

اس تحقیق کے لئے حاصل کردہ مواد کے ذرائع فیس بک کے تبصرے (این=424)، صحافتی مضامین (این=12)، ذاتی انٹرویوز پر مبنی ایک ویڈیو سٹوری اور پاکستان کے مختلف شہروں سے اقلیتی برادری کا سروے ہے۔انٹرویوز اسلام آباد، راولپنڈی، ملتان، لاہور، سرگودھا، فیصل آباد، پشاور، ربوہ، کوئٹہ سے کئے گئے جبکہ سروے سانگھڑ، میرپورخاص، عمرکوٹ اور تھرپارکر میں کیا گیا۔ ان علاقوں کے انتخاب کی 1) پاکستان کے تمام صوبوں کو شامل کرنا 2) شہری اور دیہی دونوں علاقے شامل ہوں کو یقینی بنانے کے لئے 3) زیادہ تر اقلیتی برادریاں ان مقامات پر مقیم ہیں وجوہات ہیں۔ یہ انٹرویواقلیتی برادریوں کے ارکان: ہندو (164)، عیسائی (16)، سکھ (9)، شیعہ مسلمان (3)، احمدیہ (6)، ہزارہ (4) اور خواجہ سرا (6) کے ساتھ کیے گئے ، جن میں ہندوؤں کی تعداد 81 فیصدتھی دیگر میں باقی 8 فیصد (کرسچن) اور اس سے کم کے ساتھ ہیں۔ لہذا یہ اعداد و شمار پاکستان میں تمام نسلی،مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی نہیں سمجھا جا سکتا تاہم یہ سروے برادریوں کے درمیان مشترکہ رجحانات کی نشاندہی کرتاہے۔انٹرویوز اور سروے کے مواد سے کل 213 تبصرے منتخب کیے گئے۔ ان میں مقامی برادری ، مذہبی نمائندوں، محققین اور ان برادریوں کے عام رہائشیوں (154 مرد، 50 خواتین، 6 خواجہ سرا) کے تبصرے شامل ہیں۔ ان 213 میں سے 202 کا تعلق اقلیتی برادری سے ہے۔ یہ نوٹ کرنااہم ہے کہ برادریوں کے نمائندے، مذہبی رہنماؤں اور محققین نے، جن سے انٹرویو کئے گئے، وہ عموماً برادری کے ایماء پر بات کرتے اور مشاہدات پیش کرتے ہیں۔ اس لیے ان کے تبصرے ان کی ذاتی رائے پر نہیں ہوتے بلکہ ان کے مشاہدات پر مبنی ہوتے ہیں۔

کلیدی نتائج

۔ سوشل میڈیا اور صحافتی مضامین دونوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اکثریتی (مرکزی دھارے کی مسلم) آبادی اور اقلیتی برادریوں کاکوویڈ 19 کی ویکسین پر بہت زیادہ اعتماد ہے حالانکہ انٹرویوز کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اقلیتی برادریوں کا ویکسین پر اعتماد کی سطح اکثریتی آبادی کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ (64 فیصد اقلیتی انٹرویو ز نے اکثریتی صارفین کے 38 فیصدکے مقابلے میں سوشل میڈیا کے اعداد و شمار میں اس کی تصدیق کی ہے)۔

۔دونوں گروپوں میں ایک بڑا خدشہ 'ویکسین کی حفاظت پر شک' تھا2 (25 فیصد اقلیتی برادری اور 14.3 فیصد اکثریت)۔

۔ اقلیتی برادریوں میں دیگر خدشات شاذ و نادر ہی تھے جو اکثریتی3 برادریوں میں کافی عام تھے، جیسے کہ 'ویکسین کی افادیت پر شک' (11 فیصد)، 'سازش سے متعلق خوف' (12 فیصد) اور 'مذہبی وجوہات' (8 فیصد)۔

۔ اس کے باوجود بہت سے انٹرویوز میں ویکسین کے ابتدائی مراحل میں4 ویکسین بارے غلط معلومات کا شکار ہونا مشاہدے میں آیاہے ، جیسے کہ یہ افواہیں کہ ویکسین کی وجہ سے دو سال بعد موت ہوگی، جنسی فعل کو متاثر کیا، یا کسی غیر ملکی ایجنڈے یا سازش کے تحت نگرانی کا طریقہ تھا۔

۔ سوشل میڈیا کے نتائج کی بنیاد پر ، اکثریتی برادری کے درمیان حکام پر5 عدم اعتماد کافی زیادہ ہے (58 فیصد تبصروں کا اندازہ اعتماد یاعدم اعتماد کو ظاہر کرنے کے طور پر کیا جا سکتا ہے اور ان میں سے 77 فیصد ایسے مواد پر مشتمل ہے جو حکام میں نمایاں عدم اعتمادکی نشاندہی کرتا ہے)۔جب انٹرویو کیا گیا تو اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والوں میں سے نصف سے زیادہ لوگوں نے اشارہ دیا کہ غلط معلومات اور افواہوں سے مقامی برادری کے رہنماوں نے نمٹنے میں مدد دی اور ویکسین لگوانے کی ترغیب دی۔

۔ انٹرویوز کی ایک اہم بات جس کی عکاسی سوشل میڈیا کے اعداد و6 شمار میں نہیں ہوئی یہ تھی کہ اقلیتی برادریوں کے زیادہ تر لوگو ں نے معاشی مشکلات (ویکسین کو کام کے لئے لازمی قراردینے) اور حکومتی دباوکی وجہ سے ویکسین کا انتخاب کیا۔

ویکسین پر اعتماد کی سطح

انٹرویوز میں دو گناسے زیادہ اقلیتی ارکان نے ویکسین (64 فیصد) پر اعلی سطحی اعتماد کی نشاندہی کی، جبکہ سوشل میڈیا پر تبصرہ کرنے والی اکثریتی برادری کا تناسب صرف 38 فیصد تھا۔ دوسری طرف، عدم اعتماد کی نشاندہی کرنے والے قریب تھے لیکن پھر بھی اقلیتی برادریوں میں بہت کم تھے (24 فیصد بمقابلہ 36 فیصد) (اعداد و شمار 1 اور 2)۔

خاص طور پراقلیتی برادری کے بہت سے انٹرویوزکے دوران مشاہدے میں آیا کہ انہوں نے معاشی مشکلات اور حکومتی دباؤ کی وجہ سے ویکسین کا انتخاب کیااور نسلی مذہبی اقلیت کے بہت سے ارکان کے پاس گھر سے کام کرنے کا اختیار نہیں تھا، اس لیے وہ ایک طرح سے ویکسینیشن کا انتخاب کرنے پر مجبور ہوئے۔ پھر بھی، جیسا کہ پہلے بلیٹن میں ذکر کیا گیا ہے کہ زیادہ تر خواتین جو گھریلو ہیں، کو ویکسین نہیں لگائی گئی کیونکہ وہ اپنے گھر سے اکثر نہیں نکلتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن کے انٹرویو کئے گئے ان میں زیادہ تر مرد تھے،اس لئے معاشی عنصر کے ساتھ ساتھ جزوی طور پر اقلیتی برادریوں میں ویکسین پر اعلی سطحی اعتماد کی وضاحت کرتا

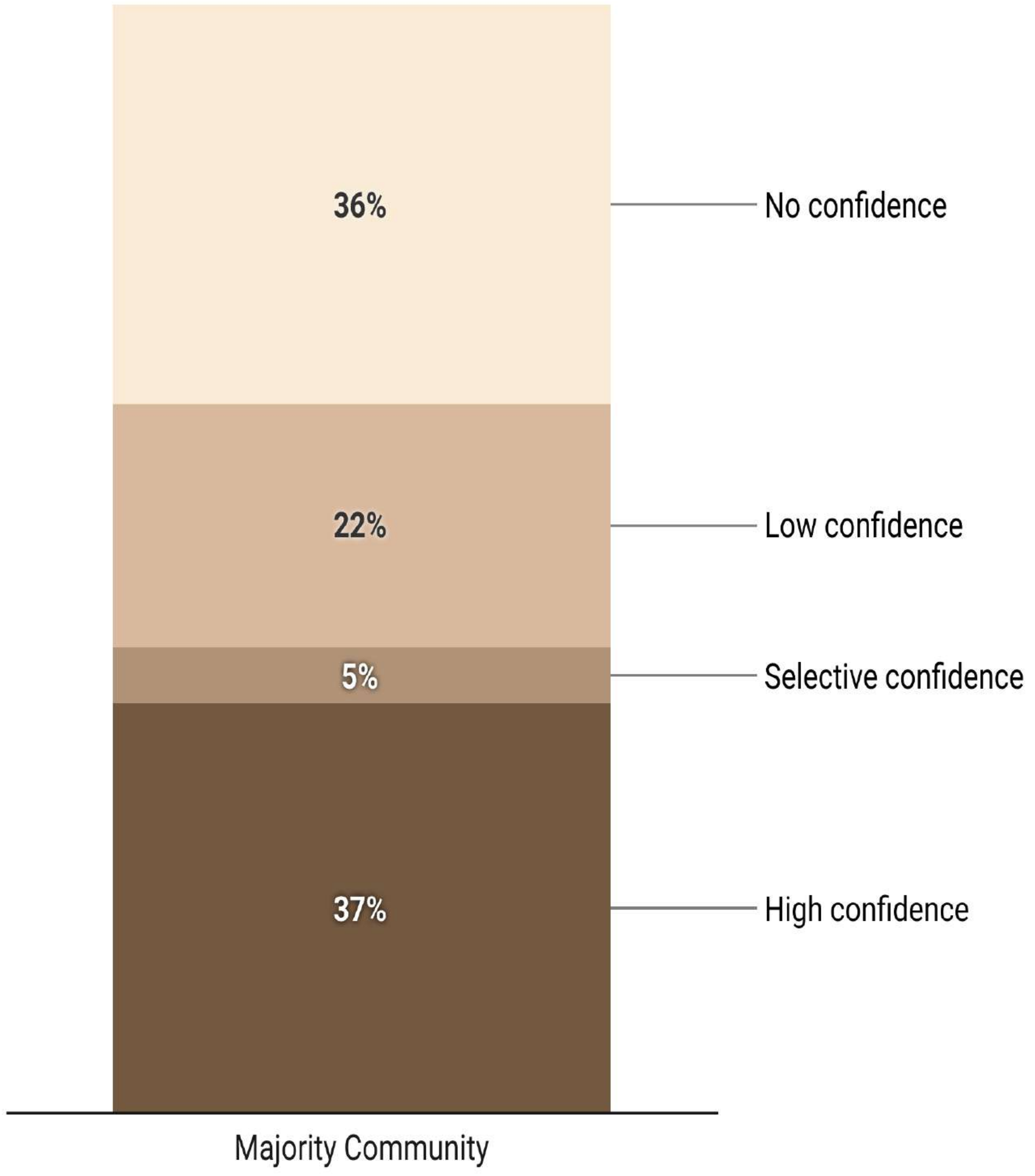

Figure 1: Vaccine confidence among social media users [3]

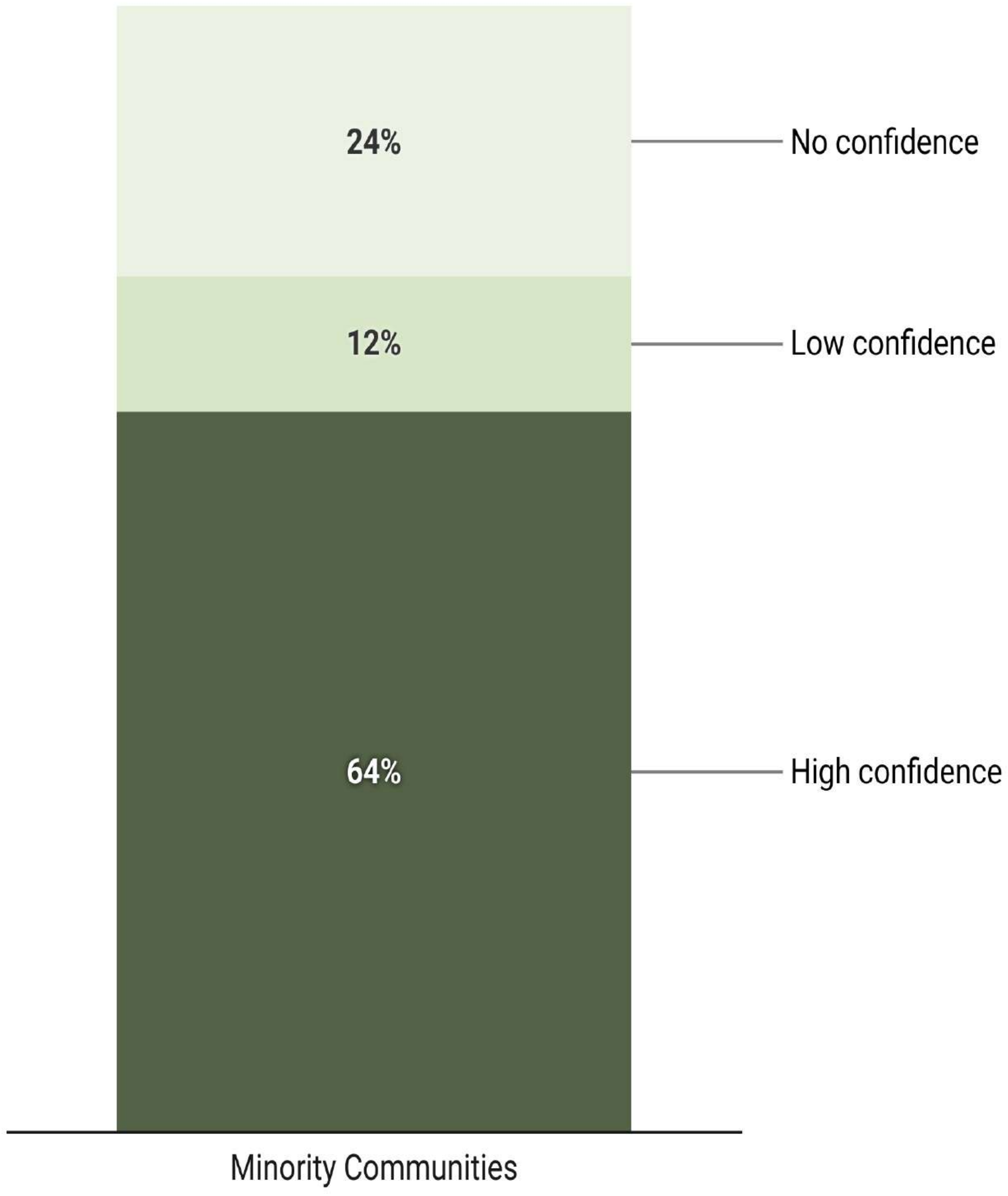

Figure 2: Vaccine confidence among interviewed minority communities

متعلقہ معیار کے نتائج

لوگ ویکسین کے سنگین مضر اثرات کے بارے میں مختلف' خبریں پھیلا رہے تھے اور میں پہلی خوراک لینے کے بعد دو دن تک بیمار رہا۔ مکمل طور پر ویکسین لگوانے کے بعدمیرا تمام خوف اور غیر یقینی صورتحال غلط ثابت ہوئی اور اب میں اپنے حلقے اورخاندان کے ہر فرد کو ویکسین لگوانے کی ترغیب دیتا ہوں۔‘‘کوئٹہ سے ہزارہ برادری کے رکن

مجھے بھی گمراہ کن معلومات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم میں نے ان افواہوں کو نظر انداز کیا اور ویکسین لگوانے کو ترجیح دی۔کوئٹہ سے ہزارہ برادری کے رکن

'He is right this all has a purpose first they will inject then they are going to collapse economies and then war be ready … what's coming is all planned.'
–Muslim Facebook user

وہ ٹھیک کہتا ہے اس سب کا ایک مقصد ہے پہلے وہ ٹیکہ لگائیں گے' پھر وہ معیشت کو تباہ کریں گے اور پھر جنگ تیار ہوگی… جو آ رہا ہے اس کی منصوبہ بندی ہے۔'مسلمان فیس بک صارف

'Some people are becoming zombies. and some people are having Characteristics of homosexual that's true my cousin vaccinated and tried to cling to me frequently.'
–Muslim Facebook user

کچھ لوگ زومبی بن رہے ہیں اور کچھ لوگوں میں ہم جنس پرست ہونے کی خصوصیات ہیں جو سچ ہے میرے کزن نے ویکسین لگوائی اور اکثر مجھ سے چمٹنے کی کوشش کرتا ہے۔مسلمان فیس بک صارف

بس کرو مزید یہودی سازشوں کا ساتھ مت اگر آپ مسلمان ہیں تو اسلامی احکامات پر عمل کرو موت اپنے وقت پر آئے گا موت سے فرعون بچ نہ سکا آپ کس کو بچائیں گے اللہ کے مخلوق کو اپنے حال پر چھوڑ دو

ویکسین سے متعلق خدشات

سوشل میڈیا پر جمع کی گئی گفتگو میں 93 فیصد سے زیادہ ویکسین کے حوالے سے خدشات بارے تھیں اور انٹرویو کی گفتگو میں خدشات کے لیے وقف کردہ گفتگو کا حصہ 95.6 فیصد تھا۔

اگرچہ دونوں اعداد و شمار میں ویکسین کے بارے میں ایک بڑی تشویش 'ویکسین کی حفاظت پر شک' تھی، لیکن اکثریت اور اقلیتی برادری کے درمیان تناسب مختلف تھا۔ پہلے گروپ میں مختلف خدشات کی تقریباً مساوی تقسیم تھی، جس میں 'ویکسین کی حفاظت پر شک' بات چیت میں غالب تھی، اس کے بعد 'سازش سے متعلق خوف'، 'ویکسین کی افادیت پر شک' اور 'مذہبی وجوہات' دیگرمیں شامل ہیں: 'روایتی ادویات کو ترجیح دیں'، 'قدرتی قوت مدافعت پر بھروسہ کریں'، اور 'ویکسین لگوانے پر مجبور نہیں ہونا چاہتے ، ہیں

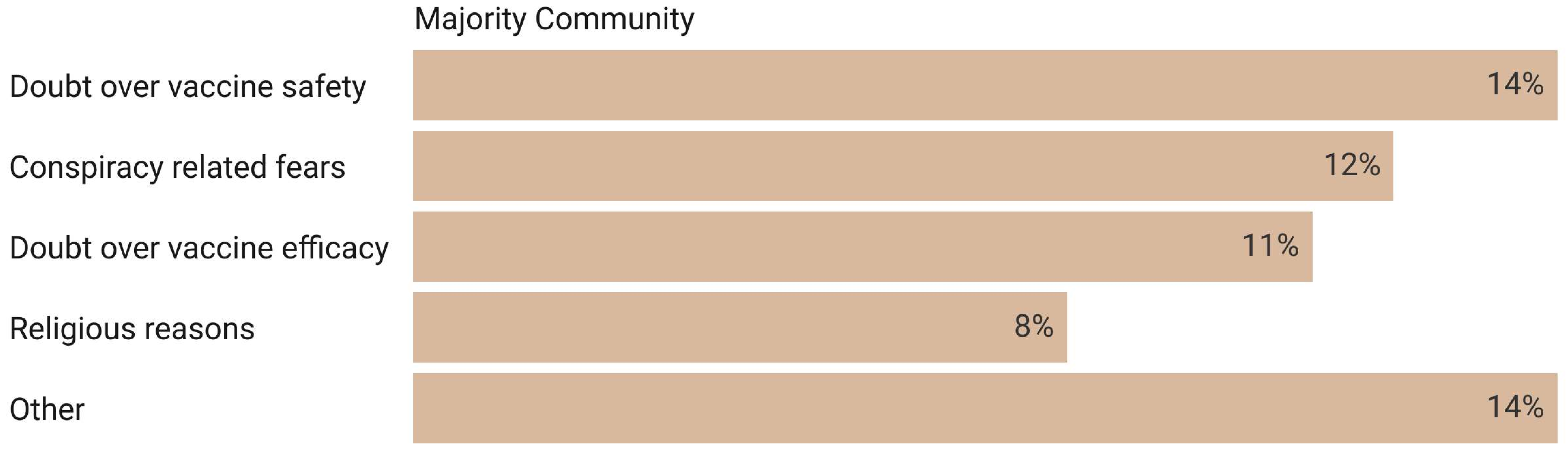

Figure 3: Reservations of social media users towards Covid-19 vaccines

اقلیتی برادری میں 66 فیصد بات چیت میں کسی قسم کے خدشات کی نشاندہی نہیں کی گئی، جو کہ ویکسین پر اعلی سطحی اعتماد ہے۔ باقی بات چیت 'ویکسین کی حفاظت پر شک' سے متعلق تھی۔ 'ویکسین کی افادیت پر شک' کو بہت کم اثر ملا اور 'مذہبی وجوہات' کوخدشات کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا (شکل 4)۔

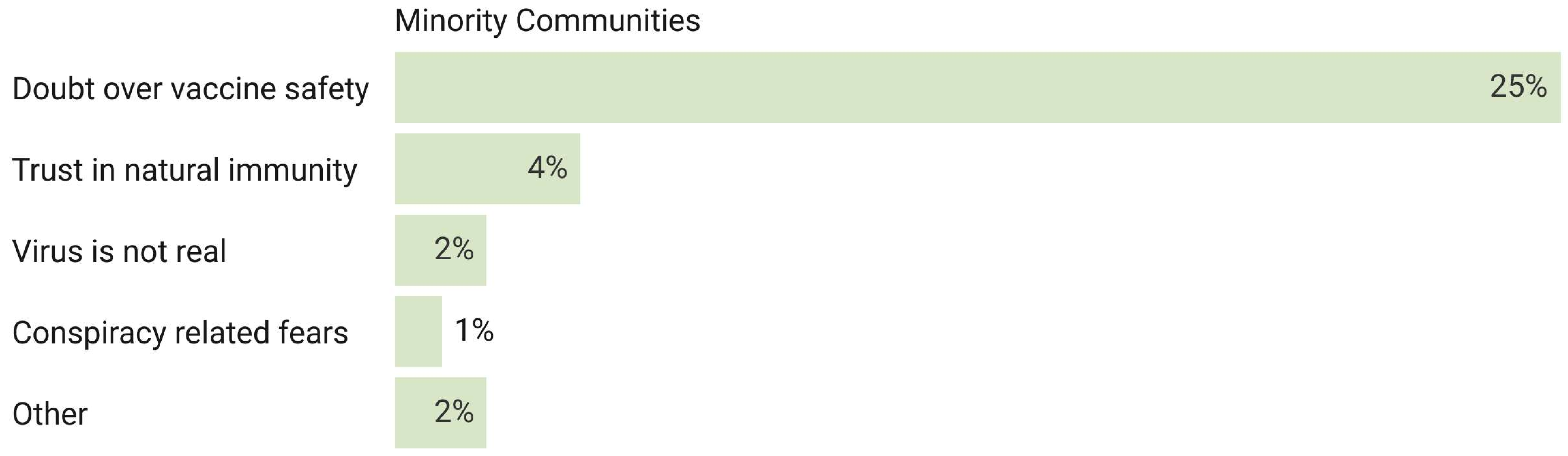

Figure 4: Reservations towards Covid-19 vaccines among minority communities

متعلقہ معیار کے نتائج

'Any of covid-19 vaccine causes infertility?? Some of my doctor colleagues don't get vaccine for this reason.'
-Muslim Facebook user

کووڈ-19 کی کوئی ویکسین بانجھ پن کا سبب بنتی ہے؟ میرے کچھ ڈاکٹر ساتھی اس وجہ سے ویکسین حاصل نہیں کر سکے۔سنی' مسلمان فیس بک صارف

'Sindh Government is fascist. They are forcing people to get vaccinated. They are only making our doubts reality.'
-Muslim Facebook user

سندھ حکومت فاشسٹ ہے۔ وہ لوگوں کو ویکسین لگوانے پر مجبور کر رہے ہیں۔ وہ صرف ہمارے شکوک کو حقیقت بنا رہے ہیں۔''سنی مسلمان فیس بک صارف

ویکسین کی محتلف اقسام ملک میں لانے کا مقصد دال میں کچھ کاالا... محتلف لوگوں کو محتلف مقاصد کیلےء ویکسین لگا ئے جا ئے گے...مگر بچانے والا صرف ایک اللہ

اقلیتی برادریوں کے کچھ ارکان نے صحت پر ویکسین کے اثرات کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا: وہ ویکسین کے مضر اثرات سے خوفزدہ تھے۔ بہت سے لوگوں نے انکشاف کیا کہ وہ ویکسین کے حوالے سے غلط معلومات کا شکار ہوئے ہیں، جیسے کہ افواہیں کہ ویکسین کی وجہ سے دو سال بعد موت ہوگی، جنسی فعل کو متاثر کیا، یا کسی غیر ملکی ایجنڈے یا سازش کے تحت نگرانی کا طریقہ تھا۔

فیس بک کے ڈیٹا سے حاصل ہونے والے نتائج اس بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا پر ویکسین کے بارے میں بہت سی غلط معلومات اور جعلی خبریں گردش کر رہی تھیں۔

انٹرویوز میں، بہت سے لوگوں نے غلط معلومات اور افواہوں کے بارے میں بات کی جن سے وہ ابتدا میں نمٹتے تھے، لیکن انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی مقامی برادری کے رہنماوں نے ان افواہوں اور غلط معلومات کا مقابلہ کرنے میں مدد کی اور انہیں ویکسین لگوانے کی ترغیب دی۔

متعلقہ معیار کے نتائج

ابتدائی طور پر فیس بک، یوٹیوب اور دیگر سوشل میڈیا پر ہم نے دیکھا کہ ہر کوئی جو ویکسین لگوائے گا وہ دو' سال میں مر جائے گا۔مجھے اپنا ذہن بنانے میں 4-5 مہینے لگے، اور اب تک مجھے کوئی انفیکشن یا دیگر مضر اثر کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ہم نے کوئی ایسا واقعہ نہیں دیکھا جہاں مذہب امتیازی سلوک کی بنیاد بن گیا ہو۔
راولپنڈی سے تعلق رکھنے والا 45 سالہ ہندو شخص

ویکسین تک رسائی

سوشل میڈیا پر ہونے والی گفتگو کے صرف 60 فیصدمیں ویکسین تک رسائی یا رسائی سے متعلق مسائل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان میں سے جن کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، تقریباً 60 فیصد سوشل میڈیا صارفین نے اشارہ کیا کہ انہیں رسائی میں کسی قسم کی پریشانی کاسامنا نہیں کرنا پڑا۔ انٹرویوز سے جمع کیے گئے اعداد و شمار پر بھی ایسا ہی رجحان پایا گیا، جہاں 92 فیصد سے زیادہ لوگوں نے ویکسین تک رسائی میں کوئی مسئلہ نہیں بتایا۔

انٹرویو کی گفتگو کے برعکس، سوشل میڈیا مواد نے یہ بھی انکشاف کیا کہ کچھ کیسز میں سوشل میڈیا صارفین ویکسین کی دوسری خوراک(16 فیصد) تک رسائی حاصل نہیں کر سکے۔

ویکسین تک رسائی کے ساتھ اقلیتی برادری کے اپنے مخصوص مسائل تھے۔ مثال کے طور پر، خواجہ سراوں کو ویکسین لگوانے کی کوشش کے دوران متعدد صنفی امتیازی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر، ویکسین کے مراکز جاتے ہوئے لوگوں کی طرف سے تضحیک کا نشانہ بننے سے بچنے کے لئے انہیں اپنی شناخت چھپانا پڑی۔ خواجہ سراوں کے لیے کوئی الگ لائن نہیں تھی اس لیے انہیں یا تو مردوں کے لیے یا خواتین کے لیے مخصوص ایک لائن میں کھڑا ہونا پڑتا تھا تاہم، بدقسمتی سے نہ تو مرد اور نہ ہی عورتیں خواجہ سراوں کے ساتھ کھڑے ہونے میں اطمینان محسوس کرتے تھے۔

یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ اقلیتی اور اکثریتی دونوں برادریوں کے اراکین نے ویکسین تک رسائی کے ساتھ ملتے جلتے مسائل کا ذکر کیا،جیسا کہ انتظامی مسائل (سوشل میڈیا سے اکثریتی برادری میں 9 فیصد اور اقلیتی برادری میں 5 فیصد) اور علاقے میں ویکسین تک رسائی میں دشواری یا ویکسین کے مراکز کا دور واقع ہونا (بالترتیب 7 فیصد بمقابلہ 2 فیصد)۔

انٹرویوز سے اضافی معلومات بتاتی ہے کہ ان مشکلات نے خاص طور پر خواتین اور بزرگ اقلیتی برادری کے ارکان کو متاثر کیا،حالانکہ بہت سے انٹرویوز میں یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ ایسے مسائل مقامی برادری کے رہنماؤں کی مدد سے حل کر لئے گئے ہیں(اعداد و شمار 5 اور 6)۔

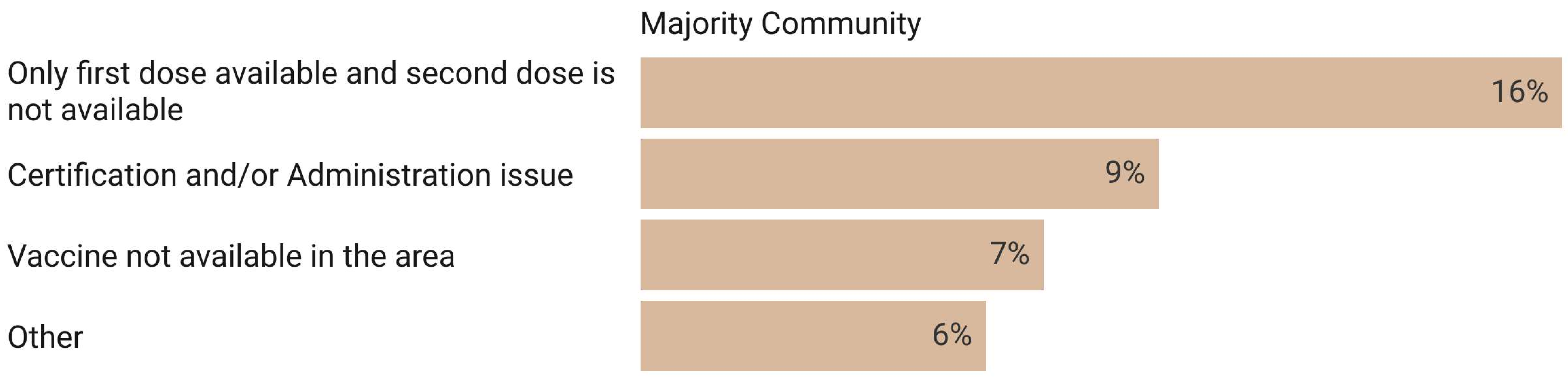

Figure 5: Access to vaccines of social media user

برادری رہنماؤں کے اس طرح کی سرگرمیوں ، نیز ویکسین کے بارے میں غلط معلومات سے نمٹنے اور مقامی برادری کو ویکسینیشن کی ترغیب دینے میں فعال کردار نے اقلیتی برادری میں کافی اعلی سطحی اعتماد پیدا کیا جو اقلیتی برادری اور ان کی برادری اور مذہبی رہنماؤں کے درمیان قابل اعتماد تعلقات کی نشاندہی کرتا ہے۔

تاہم سوشل میڈیا کے اعداد و شمار اکثریتی برادری کے درمیان مخالف رجحان کی نشاندہی کرتے ہیں، جہاں 58 فیصد گفتگو جو حکام پر عدم اعتماد کے حوالے سے تھی، میں سے 75 فیصد نے حکام پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔

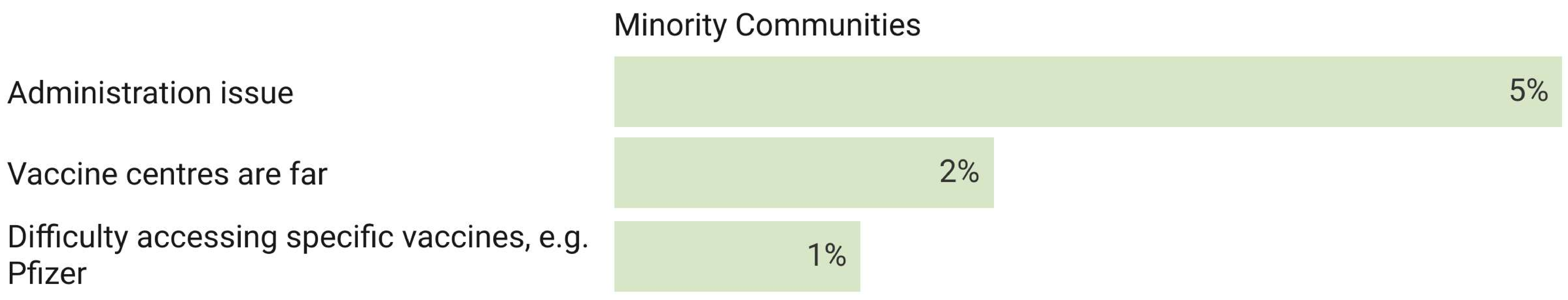

Figure 6: Access to vaccines among minority communities

متعلقہ معیار کے نتائج

‘1st dosage completed but record is not updated when I go for second dosage they said me your first dosage record is not updated and I tried many times JDC but they're not giving any positive response. Kindly suggest me further. Location: Karachi, Center 1st dose: JDC Camp Malir Saudabad.’
–Muslim Facebook user

پہلی خوراک مکمل ہو گئی لیکن ریکارڈ اپ ڈیٹ نہیں ہوا جب میں دوسری خوراک لگوانے کے لئے گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کی پہلی خوراک کا ریکارڈ اپ ڈیٹ نہیں ہوا ہے اور میں نے کئی بار جے ڈی سی کی کوشش کی لیکن وہ کوئی مثبت جواب نہیں دے رہے۔برائے مہربانی مجھے مزید تجویز کریں۔ مقام: کراچی، پہلی خوراک کا مرکز: جے ڈی سی کیمپ ملیر سعود آباد۔
مسلمان فیس بک صارف

'ربوہ کے باہر ویکسین سینٹر جانا اور ویکسین لگوانے کے لیے قطاروں میں انتظار کرنا باعث اطمینان نہیں تھا۔'
احمدیہ برادری کے ایک بزرگ، ربوہ

کووڈ-19 کے کیسز میں اضافے اور روزمرہ اموات کی وجہ سے ویکسینیشن کی خبر میرے لیے امید کی کرن تھی۔ میں نے سوچا کہ ویکسینیشن کے بعد مجھے اپنی نوکری واپس مل جائے گی۔ کوڈ-19 ویکسین کے بارے میں بہت خوف تھا، لیکن ہم نے دیکھا کہ لوگ ویکسین لگوا رہے تھے۔ ویکسین کے مراکز کچھ دور تھے اور انہیں شروع ہونے میں وقت لگا۔ بزرگوں کو گھر سے باہر لے جانابھی ایک مسئلہ تھا لیکن ہم نے کافی ہمت کی۔ وبائی مرض کا خاتمہ ہو رہا ہے اور ہماری ملازمتیں بحال ہو رہی ہیں، لیکن جب بھی ہم کام پر جاتے ہیں تو سینیٹائزر استعمال کرتے ہیں۔
لاہور سے تعلق رکھنے والی 25 سالہ مسیحی خاتون نسرین

'ایسے کچھ علاقے ہیں جہاں ابھی تک ویکسین پہنچائے جانے کی ضرورت ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کے کچھ کارکن جن کاتعلق جوکھی موڑ، لانڈھی اور قائد آباد سے ہے نے آگاہ کیا ہے کہ ان علاقوں میں رہنے والے بہت سے عیسائیوں اور ہندوؤں کوابھی تک ہچکچاہٹ، خوف اور افواہوں کی وجہ سے ویکسین نہیں لگی تاہم انھی علاقوں کے ہندو خاندانوں کی ایک خاصی تعدادکا ویکسین کاعمل مکمل ہو چکا ہے۔
کراچی میں چوکیدار ی سے متعلق کاروبار کے سربراہ

'پاکستان میں خواجہ سرا پہلے ہی پسماندہ ہیں۔ اب ویکسینیشن کے عمل نے ان کی پریشانی میں اضافہ کر دیا ہے۔ کراچی میں رہنے والے خواجہ سراؤں سمیت بہت سی اقلیتیں یا تو ویکسین لگوانے کے لیے تیار نہیں ہیں، یا ایسا کرنے سے قاصر ہیں۔ ان برادریوں کے کچھ لوگوں کے پاس ویکسینیشن کے لیے رجسٹرڈ ہونے کے لیے سرکاری شناختی دستاویز نہیں ہیں۔ بہت سے لوگ اب بھی ویکسینیشن کی حفاظت اور افادیت پر قائل نہیں ہیں۔ کراچی سے خواجہ سراوں کی سرگرم رکن

[4] Others include: I can't access the centre, I was refused the vaccine, vaccine is not free, each less than 1 per cent

نتیجہ

تحقیق شروع کرتے وقت پاکستان میں نسلی-مذہبی برادریوں کے درمیان کووِڈ-19 ویکسین تک رسائی اور اعتماد کی سطح کے شواہدمحدود تھے۔ اس پوری تحقیق کے دوران ہم نے فیس بک، شہری صحافیوں کے کام اور ایک سروے سے ایسے عوامل کا تجزیہ کیا جوپاکستان میں اقلیتی برادریوں میں ویکسین پر اعتماد اور اس کے استعمال کو متاثر کرتے ہیں۔

ہماری تحقیق نے ثابت کیا کہ سوشل میڈیا کے ذریعے اکثریتی اور اقلیتی برادریوں میں غلط معلومات پھیلائی گئی جس نے ابتدائی مراحل میں ویکسین کے استعمال کو متاثر کیا، حکومت اور ویکسین سے متعلق شکوک و شبہات اور عدم اعتماد پیدا کیا۔

تاہم معاوضے کے کام اور تجارت سے منسلک کردہ تقاضوں نے ایک ایسا ماحول پیدا کیا جس سے بہت سے لوگوں کو ویکسین لگوانے کے لئے مجبور ہونا پڑا اور اس کا اثر خاص طور پر کم تنخواہ والی ملازمتوں میں شامل برادریوں پر پڑا جن کے پاس گھر سے کام کرنے کا کوئی آختیار نہیں تھا جس میں اقلیتی برادری کے بہت سے ارکان شامل تھے۔ اگرچہ اس سے اقلیتی برادری میں ویکسین پر اعلی سطحی اعتماد پیدا ہوا (اس حقیقت کی وجہ سے کہ جن لوگوں کو اس طرح سے ویکسین لگانے پر مجبور کیا گیا وہ ضمنی اثرات کا شکار نہیں ہوئے جو افواہیں تھیں)، ہم فرض کر سکتے ہیں کہ اس طرح کے اقدامات کا غیر متناسب طور پر خواتین (بنیادی طور پر گھریلو خواتین) پر کم سے کم اثر پڑا۔ اور دوسرے بے روزگار لوگ (بشمول بزرگ اور معذور افراد)، جو شاید اب بھی ویکسین کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کیونکہ وہ اکثر گھروں سے نہیں نکلتے،اپنی ذاتی پسند یا ویکسین کو چھوڑنے یا اس تک رسائی کی آزادی میں کمی کی وجہ سے

لہذا، ہمیں سوشل میڈیا صارفین کی اکثریت اور انٹرویوز اور سروے سے اقلیت میں ویکسین پر اعتماد کی سطح میں واضح فرق نظر آیاجس کی وجہ ویکسین کے بارے میں خدشات اورویکسین تک رسائی ہے۔

اگرچہ سوشل میڈیا کے اکثریتی صارفین میں حکام پر عدم اعتماد انتہائی اعلی سطح کا پایا گیا،اقلیتی ارکان میں مقامی حکام پر اعتماد بہت زیادہ تھااور ایک طرح سے ویکسینیشن کے حوالے سے (بعض کی جانب سے غلط مشاہدے کی اطلاع کے بعد) اور غلط معلومات سے نمٹنے کے لئے کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔

Acknowledgements

This report is compiled by Bytes for All Pakistan for Minority Rights Group International.
The Lead Researcher, Author and Creative Designer of the report is Fatima Khalid, Program Officer, Bytes for All.
The Research Manager is Haroon Baloch, Senior Program Manager, Bytes for All.
Moreover, this research would not have been possible without the efforts of our Citizen Journalists Network, to whom we are extremely grateful.
Furthermore, we deeply acknowledge Crowdtangle as a valuable tool for social media monitoring.

Bytes for All Pakistan (B4A) is a human rights organization and a research think tank with a focus on Information and Communication Technologies (ICTs). Bytes for All (B4A) conducts research on the issues related to impacts of information and communication technologies (ICTs) on the society and implement field projects in the light of this research. Its focus has always been on human rights, community development, environment and social well-being.
B4A has vast experience in organizing research both primary and/or secondary data research with a task of designing the methodologies both qualitative and quantitative approaches, doing field-level survey, desk or web research, analyzing and synthesizing information, authoring or editing reports and communicating research results.

More information is accessible at www.bytesforall.pk

minority rights group international

www.bytesforall.pk

This content is the sole responsibility of Bytes for All Pakistan and can under no circumstances be regarded as reflecting the position of Minority Rights Group International.